and
s\Administrator\Deskto
Print\nOTE\NOTE2.tif
not found.

8

کنہیالال کپور

مصنف کا تعارف

کنہیالال کپور ہمارے عہد کے بہت کامیاب طنز وظرافت نگار ہیں ان کی تصانیف کی تعداد کافی ہے۔اس کے باوجود ان کی تحریریں معیاری ہیں۔کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اعلیٰ درجے کا ادب کس طرح وجود میں آتا ہے۔

کنہیالال کپور 1910 میں لائل پور (موجودہ: فیصل آباد) کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔لائل پور مغربی پنجاب کا ایک ضلع ہے،اور اب پاکستان میں شامل ہے۔یہیں ایک پرائمری اسکول میں تعلیم پائی۔موگا سے انٹرمیڈیٹ اور لاہور سے بی۔اے کے امتحانات پاس کیے۔تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد مختلف کالجوں میں لکچرار اور پرنسپل رہے۔تقسیم ملک کے بعد فیروز پور اور موگا میں ملازمت کی وہیں قیام رہا۔1980ء میں انتقال ہوا۔

ان کا مطالعہ بہت وسیع ہے۔انگریزی ادب کے طنزیہ اور مزاحیہ ادب کے مطالعہ کا شوق تھا۔اس لیے وہ ان تمام تدابیر سے بخوبی واقف ہیں۔جن سے طنز وظرافت میں حسن اور اثر پیدا ہوتا ہے۔انسانی فطرت سے بھی وہ بخوبی واقف ہیں۔اس لیے انسان کی کمزوریوں پر ان کی گرفت بہت مضبوط ہے۔ہر زمانے اور ہر مقام کے لوگ ان کی تخلیقات سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔

کنہیالال کپور کے طنز میں تیزی بھی ہے اور سلیقہ بھی۔ان کا موضوع ادب ہے اس لیے وہ اکثر ادبی موضوعات کو طنز وظرافت کا نشانہ بناتے ہیں۔مثلاً ''چینی شاعری'' اور غالب جدید شعراء کی مجلس میں معیاری مضامین ہیں۔زبان پر ان کو پورا عبور ہے اور وہ اپنے مضامین میں صاف ستھری اور نکھری ہوئی زبان استعمال کرتے ہیں۔رفتہ رفتہ ان کی تحریروں میں مزید سادگی اور روانی پیدا ہوتی چلی گئی۔کنہیالال کپور خیال و کردار کے ذریعے ظرافت پیدا کرتے ہیں۔

سنگ وخشت،شیشہ و تیشہ،چنگ و رباب،نوکِ نشتر،بال و پر،نرم گرم اور کامریڈ شیخ چلی ان کے مشہور مجموعے ہیں۔

gs\Administrator\Desktop Print\nOTE\NOTE1.tif not found.

مقاصد

اس سبق کو پڑھنے کے بعد آپ:

- کنہیالال کپور کے منفرد طنزیہ مزاحیہ اسلوب کو سمجھ سکیں گے؛
- خاکہ ایک نثری صنف ہے اس کے بارے میں جان سکیں گے؛
- اردو زبان کی تاریخ کو مختصر طور پر بیان کر سکیں گے؛
- ''برج بانو'' کی کہانی اپنے الفاظ میں تحریر کر سکیں گے؛
- ہندوستان کی ملی جلی تہذیب کے حوالے سے اردو زبان کی خوبیوں کو جان سکیں گے؛
- برج بانو کون ہے؟ یہ جان سکیں گے۔

8.1 اصل سبق

آیئے اب ایک بار پورا سبق پڑھ لیں۔

برج بانو

یہ برج بانو کی داستان ہے۔ برج بانو کون ہے؟ آج کل کہاں ہے؟ اس کے عجیب وغریب نام کی وجہ کیا ہے۔ یہ تمام سوالات جس آسانی سے کیے جاسکتے ہیں۔ شاید ان کے جوابات اتنی آسانی سے نہ دیئے جاسکیں، تاہم کوشش کروں گا کہ آپ کو برج بانو سے روشناس کرادوں۔ برج بانو ایک خوبصورت عورت ہے۔ جو پاکستان سے میرے ساتھ ہندوستان آئی ہے۔ کیا میں اسے اغوا کر کے لایا ہوں؟ نہیں صاحب میں تو اتنا شریف واقع ہوا ہوں کہ خوبصورت عورت تو کُجا بدصورت پنواڑن کو بھی اغوا کرنا گناہِ عظیم سمجھتا ہوں۔ کیا اسے مجھ سے محبت ہے؟ یہ ذرا ٹیڑھا سوال ہے...... اگر آپ یہ پوچھتے کہ کیا مجھے اس سے محبت ہے تو میں یقیناً اس کا جواب اثبات میں دیتا۔ وہ آج کل کہاں ہے؟ وہ میرے گھر میں رہ رہی ہے اسے برج بانو کیوں کہتے ہیں؟ یہ سوال مجھ سے کئی اشخاص نے کیا ہے۔ آپ پہلے شخص نہیں ہیں۔ بہر کیف وجہ بیان کیے دیتا ہوں۔ اسے برج بانو کا نام اس لیے دیا گیا ہے کہ اس کی ماں ہندو اور باپ مسلمان تھا۔ آپ کو یقین نہیں آتا۔ بہتر تو یہی ہے کہ آپ مجھ پر اعتبار کریں ورنہ مجھے ایک ایسے شخص کی سند پیش کرنی پڑے گی جو ایک باریش بزرگ ہے جسے اس عورت کی پیدائش کے سب حالات معلوم ہیں جسے میری طرح اس عورت سے عشق ہے۔ آپ نے غلط سمجھا۔ یہ لوگوں سے عشق نہیں کرتی لوگ اس سے عشق کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ دراصل اس عورت کی زبان میں کچھ ایسی موہنی کشش ہے کہ جو شخص بھی اس کی باتوں کو سنتا ہے دل وجان سے اس کا گرویدہ ہو جاتا ہے۔ آپ میری ہی مثال لیجیے۔ میری عمر تیس برس کی تھی جب میں نے پہلی بار اسے ایک مجلس میں باتیں کرتے ہوئے سنا مجھے فوراً اس سے عشق ہو گیا۔ تیس برس کی عمر ہمارے ملک میں عشق کرنے کے لیے

روشناس: پہچان
کُجا: کہاں
اثبات: ہاں
سند: ثبوت
موہنی: خوبصورت عورت
گرویدہ: فریفتہ

and
s\Administrator\Deskto
Print\nOTE\NOTE2.tif
not found.

نہایت غیر موزوں ہے۔لیکن میں مجبور تھا اور مجھ پر ہی کیا منحصر ہے لکھنؤ میں ایک شخص رتن ناتھ سرشار ہوا کرتا تھا وہ اس عورت کی زبان کے چٹخارے پر ایسا مر مٹا کہ ساری عمر اس کا نطق اس کی زبان کے بوسے لیتا رہا۔ کہتے ہیں اس شخص نے اس عورت کی شان میں ایک رباعی کہی تھی۔ جس کا ہر مصرع پانچ سو صفحات پر مشتمل تھا۔ ہاں تو یہ عورت پاکستان سے میرے ہمراہ آئی ہے۔لیکن چند دنوں سے اداس سی رہتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ کچھ لوگ پچھلے دنوں سے اس سے نفرت کرنے لگے ہیں نہ صرف اس سے بلکہ مجھ سے بھی۔کل کا ذکر ہے ایسی لمبی چوٹی والے پنڈت جی جو میرے ہمسایہ ہیں۔ مجھ سے کہنے لگے ’’لالہ جی کیا مجاک ہے۔آپ کے گھر میں ایک ایسی عورت رہتی ہے جس کا باپ مسلمان تھا‘‘ اور میرے کئی لمبے بالوں والے دوست مجھ سے بار بار کہہ چکے ہیں آپ خواہ مخواہ اسے ساتھ لے آئے کیا ہی اچھا ہوتا اگر آپ سرحد پار کرنے سے پہلے اسے ستلج کی لہروں کی نذر کر دیتے۔ میں جب ایسی باتیں سنتا ہوں تو مجھے سخت رنج ہوتا ہے۔لیکن برج بانو کے دل پر جو گزر رہی ہے وہ بیان سے باہر ہے۔ بچاری ہر روز جلی کٹی سن سن کر تنگ آ گئی ہے آج دوپہر کے وقت جب وہ ڈیوڑھی میں بیٹھی ہوئی کچھ سوچ رہی تھی تو میں نے اس سے کہا ’’برج بانو‘‘ میرا خیال ہے کہ تم پاکستان چلی جاؤ یہاں یہ لوگ تمہیں رہنے نہیں دیں گے۔لیکن کیوں؟ برج بانو نے چونک کر کہا ’’میرا قصور؟‘‘ تمہارا قصور یہ ہے کہ تمہارا باپ مسلمان تھا۔لیکن میری ماں ہندو تھی‘‘ ولدیت کے معاملے میں ماں کو کوئی نہیں پوچھتا ’’یہ عجیب منطق ہے جہاں جذبات ہی سب کچھ ہوں وہاں منطق کی دال نہیں گلی‘‘۔ وہ اور بھی اداس ہوگئی۔ میں نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا برج بانو تمہیں اب یہاں سے اوشیہ چلے جانا ہوگا۔ایک لمحہ کے لیے وہ میرے منہ کی طرف دیکھتی رہی جیسے میری بات اس کی سمجھ میں نہ آئی ہو۔اور پھر کہنے لگی۔اوشیہ کسی شہر کا نام ہے کیا؟ شہر کا نام نہیں۔اوشیہ ہندی زبان میں ضرور کو کہتے ہیں۔ وہ کھل کھلا کر ہنسنے لگی۔ میری پرنانی بھی ضرور کو اوشیہ کہا کرتی تھی۔ میں نے پوچھا تم ضرور کو اوشیہ کیوں نہیں کہتیں۔ برج بانو نے طنز آمیز لہجے میں کہا۔ کہنے کی کوشش کرتی ہوں۔لیکن زبان لڑکھڑانے لگتی ہے بس اسی لیے تمہیں ہندوستان چھوڑنا پڑے گا۔ یک لخت برج بانو کے چہرے پر غیظ وغضب کے آثار پیدا ہوئے اور اس نے چلا کر کہا کہ ہندوستان میرا گھر ہے میں اپنا گھر چھوڑ کر کس طرح جا سکتی ہوں؟ تمہارا گھر پاکستان ہے۔ یہ بالکل غلط ہے پاکستان میری فتوحات میں سے ہے میرا اصلی اور قدیمی وطن ہندوستان ہے۔ میں دلّی کے قریب ایک گاؤں میں پیدا ہوئی۔ بچپنا جھونپڑی میں اور شباب لال قلعہ دلّی میں بسر ہوا۔ مجھے ہندوستان کے شہنشاہ نے منہ لگایا۔ دیوانِ عام میں مجھے سب سے اونچی مسند پر بٹھایا گیا اور جس وقت میرا ستارہ عروج پر تھا۔ کوئی بنگالی، گجراتی سندھی حسینہ میرے حسن، میری بھڑک اور طنطنے کی تاب نہ لا سکی۔ میں ہندوستانی ہوں اور ہندوستان میں رہوں گی یہ درست ہے پرنتو کیا بلا ہوتی ہے جی؟ برج بانو نے شرارت سے کہا پرنتو ہندی میں لیکن کو کہتے ہیں۔ ہاں یاد آیا میری نانی بھی لیکن کو پرنتو کہا کرتی تھی۔ تمہیں بھی اب لیکن کو پرنتو کہنا ہوگا۔ معاف کیجیے میں تو لیکن ہی کہوں گی۔ یہی تو تمہاری غلطی ہے۔ اگر لیکن کو پرنتو نہیں کہو گی تو تمہیں یہاں سمجھے گا کون؟ ہر وہ شخص...... معاً ایک قلفی بیچنے والا میری ڈیوڑھی کے آگے ٹھہر گیا۔ برج بانو اپنا آخری فقرہ مکمل کیے بغیر کھڑی ہو جاتی ہے۔ اور ہاتھ کے اشارے سے قلفی والے کو بلاتی ہے۔ قلفی کھائیں گے آپ؟ وہ مجھ سے پوچھتی ہے، کیا یہ قلفی کھانے کا وقت ہے میں تم سے نہایت اہم باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ آج تمہیں فیصلہ کرنا ہوگا کہ تم پاکستان جاؤ گی یا نہیں؟ پہلے قلفی کھا لیجیے اس کے بعد ٹھنڈے دل سے آپ کے مشورے پر غور کریں گے اور وہ قلفی والے کو مخاطب کر کے پوچھتی ہے

منطق: وہ علم جو عقلی دلائل سے حق اور ناحق میں تمیز کر دیتا ہے

اوشیہ: ضرور

معاً: اچانک

s\Administrator\Desktop Print\nOTE\NOTE1.tif not found.

کیسی ہے یہ قلفی تمہاری، میرا مطلب ہے کچھ ٹھکانے کی ہے یا یوں ہی سی! قلفی والا کن انکھیوں سے برج بانو کے چہرے کی طرف دیکھتا ہے اور کہتا ہے ''اجی کیا پوچھتی ہیں آپ، میری قلفی؟ میری قلفی بے نظیر، لاجواب، شاندار''۔

برج بانو کے مغموم لبوں پر مسکراہٹ کی لہر دوڑ جاتی ہے اور قلفی کھائے بغیر قلفی والے کے ہاتھ پر پانچ روپے کا نوٹ رکھ دیتی ہے اور اس سے چلے جانے کو کہتی ہے۔ قلفی والا چلا جاتا ہے۔ میں اسے بیٹھنے کے لیے کہتا ہوں لیکن وہ بدستور کھڑی ہے اور مسکرا رہی ہے۔

کن انکھیوں: ترچھی نگاہ سے دیکھنا

کیا فیصلہ کیا تم نے پاکستان جا رہی ہو نا؟ وہ میری بات اَن سُنی کر کے ایک سکھ ڈرائیور کی لاری کی طرف اشارہ کرتی ہے وہ دیکھیے۔ میں لاری کی طرف نظر دوڑاتا ہوں لاری کے فریم پر چند اشعار اردو میں لکھے ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے ؎

در و دیوار پہ حسرت سے نظر کرتے ہیں
خوش رہو اہل وطن ہم تو سفر کرتے ہیں

لاری نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہے اور ایک چھابڑی والا زور سے چلاتا ہوا گلی میں داخل ہوتا ہے وہ ''چنا زور گرم'' بیچ رہا ہے۔

میرا چنا بنا ہے اعلیٰ
اس میں ڈالا گرم مسالہ
چنا لایا میں بابو مزیدار
چنا زور گرم

اب ایک اخبار فروش گلی میں آتا ہے۔ اس کے ہاتھوں میں دس بارہ مختلف اردو روزنامے اور رسائل ہیں۔ برج بانو ایک اردو روزنامہ خریدتی ہے لیکن جونہی اس کی نظر پہلی سرخی پر پڑتی ہے، اس کا رنگ زرد پڑ جاتا ہے جلی حروف میں لکھا ہے۔ ''برج بانو ہندوستان میں نہیں رہ سکے گی۔'' ایک لمحے کے لیے گویا اس پر بجلی سی گرتی ہے وہ دھم سے گرا چاہتی ہے لیکن میں بڑھ کر اس کا دامن تھام لیتا ہوں دو چار منٹ ہم دونوں خاموش اور مبہوت کھڑے رہتے ہیں اس کے بعد میں اس سے کہتا ہوں ''ضد نہ کرو بانو تمہیں پاکستان جانا ہی ہوگا۔ وہ بپھری ہوئی شیرنی کی طرح کڑک کر کہتی ہے ''میں نہیں جاؤں گی ہرگز نہیں جاؤں گی۔ لیکن حکومت نے فیصلہ کر لیا ہے کہ تم...... حکومت قانون بنا سکتی ہو۔ لیکن عوام کے فطری رجحانات کو نہیں بدل سکتی۔ جب تک ہندوستان میں قلفی والے۔ سکھ ڈرائیور اور چنا زور گرم بیچنے والے موجود ہیں حکومت میرا بال بھی بیکا نہیں کر سکتی۔ ''خدا کی قسم بڑی ضدی ہو تم''

مبہوت: حیران، ہکّا بکّا

برج بانو تو مسکرا رہی ہے اور میں قلفی والے کے الفاظ زیرِ لب دہرا رہا ہوں۔

بے نظیر، لاجواب، شاندار!!!

and
s\Administrator\Deskto
Print\nOTE\NOTE2.tif
not found.

8.2 متن کی تشریح

یہ برج بانو کی داستان ہے.................. میری قلفی بے نظیر، لاجواب، شاندار

مصنف نے سبق کے اس حصے میں برج بانو کا تعارف کرایا ہے اور اس کی دکھ بھری داستان بیان کی ہے۔ برج بانو کو ایک خوبصورت عورت کا نام دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس کی ماں ہندو اور اس کا باپ مسلمان تھا اسی لیے اس کا نام برج بانو پڑا۔ یہاں مصنف نے تمثیلی انداز میں گفتگو کی ہے۔ دراصل اردو زبان کو ہی برج بانو کے روپ میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ وہی برج بانو ہے جو مصنف کے ساتھ پاکستان سے ہندوستان تشریف لائی ہیں۔ اور اسی کے گھر میں رہ رہی ہے۔ لیکن یہاں کے لوگوں کو یہ بات بالکل پسند نہیں کہ ایک مسلمان پاکستانی عورت اس ملک (ہندوستان) میں رہے۔ برج بانو ان لوگوں کی باتیں سنکر بہت غم زدہ ہوجاتی ہے۔ اور اس پر سکتہ ساطاری ہو جاتا ہے۔ آخر مصنف بھی برج بانو پر یہی زور ڈالتا ہے کہ اس کو واپس پاکستان جانا ہی پڑے گا۔ لیکن وہ سوال کرتی ہے کہ آخر میں کیوں جاؤں واپس؟ میری ماں تو ہندوستانی تھی لیکن افسوس ہمارے سماج میں نسل ماں سے نہیں باپ سے چلتی ہے اور چونکہ اس کا باپ مسلمان تھا اس لیے اس کو واپس جانا ہی ہوگا۔ وہ مصنف کو یہ بھی سمجھاتی ہے کہ میری پیدائش تو دلّی کے قریب ایک گاؤں میں ہوئی اور لال قلعہ میں میری نوجوانی کی عمر گزری۔ میں اپنا گھر، اپنا وطن چھوڑ کر کیسے جا سکتی ہوں؟ اسی گفتگو کے دوران مصنف نے کچھ ہندی الفاظ کا بھی استعمال کیا ہے۔ لیکن برج بانو ہندی الفاظ کی جگہ اردو الفاظ کو ہی ترجیح دیتی ہے۔ اور مصنف اس بات پر اصرار کرتا ہے کہ اگر تم کو ہندوستان میں رہنا ہے تو اسے ہندی لفظوں کو استعمال کرنا پڑے گا۔ ورنہ تمہارا راستہ پاکستان ہے اسی دوران ایک قلفی والا آجاتا ہے یا نہیں وہ جواب میں کہتا ہے کہ میری قلفی کے بارے میں آپ کیا پوچھتی ہیں۔ میری قلفی تو ایسی لذیذ اور شاندار ہے جس کا کوئی جواب نہیں۔

دراصل مصنف نے سبق کے اس حصے کو برج بانو کی گفتگو سے بہت دلچسپ اور مؤثر بنا دیا ہے۔ اور اس میں انہوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ اردو زبان کا گھر تو حقیقت میں ہندوستان ہی ہے۔ پھر اس زبان کے ساتھ یہ ناانصافی کیوں ہو رہی ہے؟ اس کو اپنے ہی گھر سے بے دخل کیوں کیا جارہا ہے؟ جب کہ ایک عام انسان ہی نہیں معمولی اشیاء بیچنے والے بھی اس زبان کا کتنا خوبصورت استعمال کر رہے ہیں۔

مذکورہ بالا جملوں میں بیان کیے گئے واقعات سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ خاکہ اس طرح کا خاکہ نہیں کیونکہ خاکہ عام طور پر کسی شخصیت پر لکھے گئے مضمون کو کہتے ہیں۔ لیکن اس سے الگ ہٹ کر شہر، جگہ اور اشیاء کے بھی خاکے لکھنے کی ایک اہم روایت اردو میں ہے۔ یہ خاکہ دراصل شخصیات سے الگ ہٹ کر دراصل اردو زبان کا خاکہ ہے۔ اس خاکے میں اردو زبان کی تمام تر خصوصیات، اس کی عصری تاریخ اور اس کی جڑوں کی تمثیلی انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً پاکستان سے مصنف کا اسے لانا موجودہ تاریخ میں اردو کو دراصل پاکستان کی زبان بتانا ہے یعنی یہ خاکہ جو اردو کی ایک صد سالہ مگر مختصر تاریخ ہے۔

s\Administrator\Desktop
Print\nOTE\NOTE1.tif
not found.

بٹوارے کے بعد اس زبان پر جو کچھ بھی بیتی اس کی منہ بولتی تصویر ہے۔ اس حصے میں مصنف نے اردو کو ہندوستان کی زبان ہونے کی دلیل کے سلسلے میں چھوٹے چھوٹے ایسے واقعات بھی قلمبند کیے ہیں جن سے اردو کے ہندوستان میں زندہ ہونے کا ثبوت ملتا ہے مثلاً قلفی والے کا بیان۔

8.3 زبان کے بارے میں

1. کنہیالال کپور خاکہ نگاری میں بڑی مہارت رکھتے ہیں ان کے خاکے مختصر اور دلچسپ ہوتے ہیں۔ ان کے خاکوں کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ اپنے خاکہ نگار سے گفتگو کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اور اس بات چیت کے دوران وہ بہت آسان اور عام فہم زبان کا استعمال کرتے ہیں۔
2. کنہیالال کپور نے اس حصے میں کہیں ہندی الفاظ کا استعمال بھی کیا ہے۔ جیسے اوشیہ جس کے معنی میں ضرور۔ ایک اور لفظ ہے پرنتو جس کے معنی ہیں لیکن۔ اس کے علاوہ انہوں نے ایک ساتھ دو لفظوں کا بھی استعمال کیا ہے۔ بے نظیر اور لاجواب ان دونوں الفاظ کے معنی ہیں ایسی کوئی بھی چیز جس کی کوئی مثال موجود نہ ہو۔ اس قسم کے الفاظ کے استعمال سے زبان میں زیادہ زور پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ اور زیادہ پر کشش اور خوبصورت ہو جاتی ہے۔
3. برج بانو ایک مرکب لفظ ہے یعنی برج + بانو - برج کا اپنا ایک خاص تہذیبی اور مذہبی سیاق ہے مثلاً برج سے برج بھاشا، بہت سے ہندوستانی پنڈتوں کے نام میں ہم اس کا استعمال دیکھ سکتے ہیں۔ مثلاً پنڈت برج نرائن چکبست، برج لفظ کرشن سے بھی تعلق رکھتا ہے یعنی یہ خاص ہندی زبان کا لفظ ہے۔ وہیں پر بانو مسلم عورتوں کے نام کا ٹائٹل ہے مثلاً شہر بانو، حسن بانو وغیرہ۔ اس ترکیب کے ذریعے مصنف نے اردو کے مخلوط اور مشترکہ انداز کو ظاہر کیا ہے۔ یعنی اردو نہ صرف بانو ہے نہ فقط برج، اردو ہماری مشترکہ تہذیب کی اور ہماری مشترکہ کوششوں کی علامت ہے۔

متن پر سوالات 8.1

صحیح جملوں کے سامنے (✓) کا نشان لگائیے۔

1. برج بانو کے عجیب وغریب نام کی وجہ ہے۔

(الف) اس کا باپ ہندو اور اس کی ماں مسلمان تھی۔

(ب) برج بانو انگلستان سے تعلق رکھتی تھی۔

(ج) اس کی ماں ہندو اور اس کا باپ مسلمان تھا۔

(د) برج بانو پاکستان سے ہندوستان آئی تھی۔

and
s\Administrator\Deskto
Print\nOTE\NOTE2.tif
not found.

2. اوشیہ کے معنی ہیں۔

(الف) ضرور

(ب) لیکن

(ج) سب

(د) چلو

3. برج بانو ایک مرکب لفظ ہے ایسے پانچ مرکبات بتائیں۔

4. کالم 'الف' اور 'ب' میں دیئے گئے غیر مکمل جملوں کو دونوں کالموں کی مدد سے مکمل کریں۔

کالم 'الف'		کالم 'ب'	
(i)	تاہم کوشش کروں گا	(i)	وہ بدستور کھڑی ہے اور مسکرا رہی ہے
(ii)	میں تو اتنا شریف واقع ہوا ہوں کہ	(ii)	آپ کو برج بانو سے روشناس کرادوں
(iii)	یہ لوگوں سے عشق نہیں کرتی	(iii)	لوگ اس سے عشق کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں
(iv)	میں اسے بیٹھنے کے لیے کہتا ہوں لیکن	(iv)	خوبصورت عورت تو کُجا بدصورت پنواڑن کو بھی اغوا کرنا گناہِ عظیم سمجھتا ہوں

5. بے نظیر کے معنی ہیں۔

(الف) بے مثال

(ب) بدصورت

(ج) خوبصورت

(د) پُرکشش

8.4 متن کی تشریح

کیا فیصلہ کیا تم نے پاکستان جا رہی ہونا؟......................لاجواب! شاندار!! بے نظیر!!!

مصنف نے سبق کے اس حصے میں یہ بتایا ہے کہ اردو زبان کو شعوری طور پر ہندوستان سے ختم کرنے کی مختلف کوششیں کی جارہی ہیں اس کے باوجود وہ لوگ اپنی اس پالیسی میں کامیاب نہیں ہو سکے کیونکہ یہ زبان عوام کی زبان ہے جس کو اتنی آسانی سے ختم نہیں کیا جاسکتا یہ وہ زبان ہے جس سے ہندوستان کے لوگ عشق کرتے ہیں۔ ان کے دلوں سے اس زبان کی محبت کو اتنی آسانی سے دور نہیں کیا جاسکتا۔ خاص طور پر وہ طبقہ جو اپنے جذبات کا اظہار اسی زبان میں کرتا ہے۔ اگر کوئی لاری والا اپنے دل کی بات دوسروں تک پہنچانا چاہتا ہے وہ بھی اسی زبان میں شعر لکھتا ہے تا کہ ہر خاص و عام اس کی بات کو آسانی سے

s\Administrator\Desktop
Print\nOTE\NOTE1.tif
not found.

سمجھ سکے۔ اگر کسی چنے والے کو چنے فروخت کرنے ہیں تو وہ بھی اردو زبان کو ہی اپنی طاقت اور اپنا سہارا بنا کر اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہے۔ یہی قلفی والے، اخبار بیچنے والے، اور لاری چلانے والے اردو زبان کی طاقت ہیں۔ برج بانو حکومت کے ہر فیصلے، اور ہر قانون کو ٹھکرا دیتی ہے۔ اور کہتی ہے کہ جب تک میرے ساتھ یہ تمام لوگ موجود ہیں۔ حکومت یا اور کوئی میرا بال بھی بیکا نہیں کر سکتی۔ مجھے اس ہندوستان سے کوئی نہیں نکال سکتا۔ میں یہاں کے لوگوں کے دلوں پر ہمیشہ راج کرتی رہوں گی۔

یعنی اس اقتباس سے یہ اندازہ ہوا کہ زبان کو سیاسی سرپرستی ملے یا نہ ملے لیکن وہ اپنے بولنے والوں اور چاہنے والوں کی بدولت زندہ رہتی ہے۔ اس خاکے کا خاتمہ ہندوستان میں اردو کی موجودہ صورتِ حال کی منہ بولتی تصویر ہے۔

8.5 زبان کے بارے میں

1 زبان سادہ اور پرکشش ہے۔ ایک عام آدمی اردو زبان کا کتنا خوبصورت استعمال کرتا ہے۔ ایک چنے بیچنے والے کی زبان کو پڑھ کر اس بات کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ اس کے زبان میں غضب کی مٹھاس ہے جب اس کی آواز ہماری سماعت سے ٹکراتی ہے تو اس وقت وہ ہمارے دل کو بہت بھلی معلوم ہوتی ہے۔

میرا چنا ہے اعلیٰ
اس میں ڈالا گرم مسالہ
چنا لایا میں بابو مزیدار
چنا زور گرم

مصنف نے یہاں ایک اچھا محاورہ بھی استعمال کیا ہے جو عام بول چال کی زبان میں اکثر استعمال ہوتا ہے ''بال بھی بیکا نہ کر سکنا'' کے معنی ہیں کچھ نہیں بگاڑ سکنا۔

2. اس حصے میں ایک لفظ ''مجاک'' استعمال ہوا ہے جو دراصل ''مذاق'' کا بگڑا ہوا تلفظ ہے۔ اسی طرح دوسرے الفاظ جیسے سبزی کو ''سبــجــی'' غالب کو ''گالب'' غزل کو ''گجل'' خوشی کو ''کھوشی'' وغیرہ غلط تلفظ کے ساتھ پڑھ لیا جاتا ہے یا بولا جاتا ہے۔

8.2 متن پر سوالات

1. صحیح جملوں پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) برج بانو پاکستان جانے کا فیصلہ کرتی ہے۔

(ب) برج بانو انگلینڈ جانے کا فیصلہ کرتی ہے۔

and
s\Administrator\Deskto
Print\nOTE\NOTE2.tif
not found.

(ج) برج بانو ہندوستان میں رہنے کا فیصلہ کرتی ہے۔

(د) برج بانو کوئی فیصلہ نہیں کرتی۔

2. اخبار فروش کیا فروخت کر رہا ہے؟

(الف) اخبار اور رسائل

(ب) کتب

(ج) کیلنڈر

(د) مذہبی کتابیں

3. روزنامے کی پہلی سرخی پر کیا لکھا ہوا ہے؟

(الف) برج بانو کو خودکشی کر لینی چاہیے۔

(ب) برج بانو اب ہندوستان میں نہیں رہ سکے گی۔

(ج) برج بانو پاکستان واپس جاؤ۔

(د) برج بانو کو ہندوستان میں رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

4. ''لا'' کے معنی ہیں نہیں۔ جب یہ کسی لفظ کے پہلے لگتا ہے تو نہیں کے معنی دیتا ہے۔ جیسے لا جواب جس کے معنی ہیں جس کا کوئی جواب نہ ہو۔ اس طرح کے پانچ الفاظ لکھیے۔

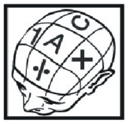

آپ نے کیا سیکھا

1. اردو ایک ہندوستانی زبان ہے۔
2. اردو ہندوستان میں جنمی، پلی بڑھی، اور یہیں پھل پھول رہی ہے۔
3. اردو ایک سیکولر زبان ہے یعنی مشترکہ تہذیب کی علامت ہے۔
4. اردو ہندوستانی عوام کی روزمرہ کی زبان ہے۔
5. زبانیں اپنے بولنے والوں کی وجہ سے زندہ رہتی ہیں۔
6. زبان کا کسی ملک، کسی مذہب، کسی فرقے سے تعلق نہیں ہوتا۔
7. خاکہ ایک نثری صنف ہے جس میں کسی ایسے شخص کا حلیہ، مزاج، کام، حیثیت، انفرادیت کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جس نے خاکہ نگار پر اثر ڈالا ہو۔
8. برج بانو خاکے کی روایت میں ایک اضافہ ہے۔
9. برج بانو اردو کا تمثیلی خاکہ ہے۔

js\Administrator\Desktop
Print\nOTE\NOTE1.tif
not found.

8.6 اسلوب بیان

1. کنہیا لال کپور کا اندازِ بیان سادہ، شگفتہ اور دلچسپ ہے۔ انہوں نے برج بانو کا خاکہ خوبصورت اور پرکشش انداز میں پیش کیا ہے۔
2. ان کے اسلوب کی ایک خاصیت ہے کہ وہ بات چیت کے انداز میں ہی اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں جس سے ان کی نثر میں تاثیر پیدا ہوتی ہے۔
3. اپنے اس خاکہ میں کہیں کہیں ہندی الفاظ کا استعمال کر کے ہندی اور اردو زبان کی مشترکہ تہذیب کی طرف بھی اشارہ کیا ہے۔
4. اس مختصر سے خاکے میں انہوں نے بڑی خوبصورتی کے ساتھ اردو زبان کی اہمیت اور اس کی شہرت کی طرف توجہ مبذول کرائی ہے۔
5. کنہیا لال کپور کا یہ خاکہ ''برج بانو'' بطور عنوان بھی انوکھا اور نیا ہے اور بہ اعتبار اسلوب بیان بھی۔
6. کنہیا لال کپور سیدھی سادی بات کو اپنے بیان سے مؤثر اور پرکشش بنانے کا فن جانتے ہیں۔

8.10 اختتامی سوالات

1. برج بانو کہاں سے اور کس کے ساتھ آئی ہے؟
2. ہندوستان کے لوگ برج بانو سے نفرت کیوں کرتے ہیں؟
3. برج بانو کی کہانی اپنے الفاظ میں لکھیے؟
4. قلفی والا اپنی قلفی کی تعریف کن الفاظ میں کرتا ہے؟
5. اخبار پڑھ کر برج بانو کا رنگ زرد کیوں پڑ گیا؟
6. ہندوستانی حکومت برج بانو کے متعلق کیا فیصلہ کرتی ہے؟
7. ہندوستان کے لوگ برج بانو سے عشق کیوں کرتے ہیں؟
8. برج بانو کی پیدائش کہاں ہوئی اس کا شباب کہاں گزرا؟

8.7 مزید مطالعہ

''برج بانو'' جو کنہیا لال کپور کے خاکوں کا مجموعہ ہے اس میں سے ان کے خاکے پڑھیے جو خاکہ آپ کو سب سے زیادہ پسند آئے اس کو اپنے ساتھی کو سنائیے۔

کچھ دوسرے خاکہ نگاروں کے خاکے بھی پڑھیے۔